www.emarsiya.com

لا اکراہ فی الدین

روح روان رونق عالم ہے زندگی

انتساب

میں اپنی یہ کوشش ماموں سید رضی عباس ابن سید عوض علی مرحوم سے منسوب کرتا ہوں۔

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

تبصرہ

حجتہ الاسلام جناب جعفر حسین خان صاحب (بھارت وارد حال مدرسہ حسن مجتبیٰ قم ایران)

لا اکراہ فی الدین آیۃ الکرسی کا تیور ہے جسے شاعر نے اس مرثیے کا عنوان قرار دیا ہے میں اپنی تقریر کی سامعین سے داد تو نہیں چاہتا مگر مجبوری یہ ہے کہ آیۃ الکرسی کی حسب ضرورت تشریح کے بغیر میں شاعر کی محنتوں کی داد نہیں دے سکتا چنانچہ یہ بات بخوبی سمجھ لینی چاہیے کہ اللہ کے مقابلے پر شیطان اور اللہ والوں کے مقابلے پر طاغوت، شیطان اسلام سے باہر کے مخالفین ہیں اور طاغوت اسلام کے اندر ایمان (عزوہ ثقٰی) کے مخالفین ہیں جب مخالفت باہر سے ہوئی تو ابو جہل وعتبہ وشیبہ سامنے آئے اور جب اندر سے ہوئی تو ابو سفیان ومعاویہ اور یزید نے مورچے سنبھالے شاعر نے اس گروہ (طاغوت) کو آیۃ الکرسی کے آئینے میں دیکھا کہ یہ گروہ خیمے میں بیٹھ کر نخ لک یا علی کہتا ہے اور خیمے سے باہر ان ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے کہ نبوت اور خلافت ایک خاندان میں جمع نہیں ہو سکتے یہ دیکھ کر شاعر نے یہ مرثیہ کہا جس میں اسلام کی اہم باتوں کی طرف نہایت عرق ریزی سے انتہائی سوجھ بوجھ سے بڑی احتیاط کے ساتھ اشارہ کر دیا میری سامعین وناظرین سے درخواست ہے کہ اس مرثیے کے مطالعے کے وقت چند باتوں پر بالخصوص نگاہ رکھیں اول یہ کہ کائنات کی کوئی چیز اللہ نے نہ بے ربط خلق کی ہے نہ عبث حتیٰ کہ نیند جو موت سے مشابہ ہے پانی اور غذا کی طرح زندگی کا ذریعہ ہے یہ نہ سمجھیے کہ یہ فقرہ (لا اکراہ فی الدین) آیۃ الکرسی سے رابطہ نہیں رکھتا، ہاں اس اعتراض کا جواب آسان نہیں ہے وہی دے جسے آیۃ الکرسی کے علوم پر مکمل عبور ہو مولا علی ابن الحسینؑ فرماتے ہیں کہ اے خزانہ غیب تجھے سمجھنے میں عقلیں کند ہیں اور تیرے وصف میں زبانیں گنگ۔ لامتناعی کلام کی مکمل تشریح تو علماء بھی نہیں کر پاتے جدا جدا فقروں میں رابطہ قائم کرنا عام آدمی کے بس میں نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اثر سلطان پوری پر کہ انہوں نے نظم میں آیۃ کے مختلف گوشوں کو منظم کر کے بڑی کامیابی حاصل کی ہے اور مرثیہ گوئی کا حق ادا کر دیا ہے۔

دوسرے یہ کہ تمام رطب ویابس کا خزانہ آیۃ الکرسی ہے یہی آیۃ بتاتی ہے کہ کیسے نعمتیں حاصل کی جائیں اور کیسے مصائب سے بچا جائے اسی لیے تمام دینوی اور دینی منزلوں میں سکرات موت میں قبر میں حشر میں۔ حصول

بقیہ صفحہ ۱۷۶ پر۔۔

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا اِکراہ فی الدّین

(۱)

روحِ روانِ رونقِ عالم ہے زندگی پیوستہ جسم و روح ہے پیہم ہے زندگی
آئینِ نقش کار سے محکم ہے زندگی سوچا کبھی کہ کتنی منظّم ہے زندگی
ہستی کا راز ہے کوئی کونین کا ولی
کونین ساز ہے کوئی کونین کا ولی

(۲)

کونین کا ولی نہیں اللہ کے سوا والیٔ کُل کوئی نہیں اللہ کے سوا
مصداقِ بندگی نہیں اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ ہی نہیں اللہ کے سوا
سجدے میں سر جھکائے ہوئے کائنات ہے
شایانِ بندگی تو فقط ایک ذات ہے

(۳)

فطرت کسی بشر کی جو ہو جائے کاف جیم جُھک جُھک کے غیر کو کہے یا منعم و نعیم
ایسا بشر بشر ہے کہ ایمان کا غنیم کیوں شرک کیجئے کہ یہی ظلم ہے عظیم
ٹھہری حرام خلد کی بو مشرکین پر
لعنت رہی خدا کی سدا ظالمین پر

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

مخلوق پر خدا کی عنایات ہیں عمیم   مانگے بغیر سب کو کھلاتا ہے وہ کریم
پھر رزق کی تلاش میں حالت ہے کیوں سقیم   جو بے حساب دے وہی منعم وہی نعیم
گھر ہو مسافرت ہو وہی چارہ ساز ہے
منعم ہے سب کا سب سے مگر بے نیاز ہے

(۵)

منعم جدھر اُدھر ہے رخِ کائنات بھی   سر چشمۂ حیات بھی ہے وہ حیات بھی
زندہ ولی کا عزم کا دریا ہے ذات بھی   ہمّت کا حوصلوں کا سمندر صفات بھی
کشتی رواں دواں ہے اشارہ اسی کا ہے
لاتقنطو عظیم سہارا اُسی کا ہے

(۶)

دنیا نے زندگی کی بڑی چھان بین کی   آثارِ زندگی میں الجھ کر ہی رہ گئی
روحِ حیات پر متوجّہ نہ ہو سکی   قرآن میں خدا نے یہ آیۃ اتار دی
اتنے قلیل علم پہ یہ تُرک تاز ہے
یہ روح ایک امرِ الٰہی کا راز ہے

(۷)

لیکن یہ راز ذاتِ خدا کے لئے نہیں   تو یہ حیات اس کی کسی روح سے نہیں
خود روح بھی بغیر کسی جسم کے نہیں   اوصاف تو خدا کے مجسّم ہوئے نہیں
تھا ہے رہے گا وہ کہ اسی کی حیات ہے
ذاتِ قدیم مہتمِ کائنات ہے

شفق۹

لا اِکراہ فی الدین

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

قائم اسی سے سارے زمانے کا انتظام ہر جا وہی کفیل ہے کیا کوچ کیا مقام
اپنا ہو یا پرایا وہ آتا ہے سب کے کام مشکل میں جپنے لگتا ہے ہر دل اسی کا نام
گونجی اسی کے نام کی ہر سو پکار ہے
قیوّم ہے حیات کا پروردگار ہے

(۹)

موسیٰؑ سے اُن کی قوم نے پوچھا کہ یا نبی پروردگار آپ کا سوتا بھی ہے کبھی
جب مجلسِ کلام بپا اگلے دن ہوئی یہ عرضداشت قوم کی موسیٰؑ نے پیش کی
آئی ندا نہ سوئیں ذرا آج رات کو
معلوم کل سرے سے کریں کائنات کو

(۱۰)

یوں گزرے رات دن تو ہُوا حکم اگلی شام ہاتھوں میں جام لے کے رہے آج شب قیام
جھپکی جو آئی ٹوٹ گئے گر کے دونوں جام موسیٰؑ سے برمحل یہ خدا نے کیا کلام
ہر جام کا تو شیشہ دل چور چور ہے
اقصائے کائنات ابھی کتنی دور ہے

(۱۱)

موقوف نیند پر بھی ہے مخلوق کی حیات دینے کو زندگی ہی سلاتی ہے دن کو رات
اب کیا محل جو سونے لگے مجھ حیؔ کی ذات سو جاؤں میں تو کون سنبھالے یہ کائنات
یہ کاروبار خلق کا کس طرح سے چلے
قدروں میں کون وقت کی رفتار لے چلے

شفق ۹

Scanned with CamScanner

(۱۲)

میری تو بات چھوڑئے یہ مہر و ماہ بھی لاتے ہیں دن بھی رات بھی سوتے نہیں کبھی
کس طرح مستقر پہ ہے پڑی جمی ہوئی گھنائے بار بار پلک بھی نہیں ہلی
تم نے تو کام کر دیا دم بھر میں جام کا
اب کچھ ہوا شعور خدائی کے کام کا

(۱۳)

میرے لئے زمین بھی ہے آسماں بھی ہے ہر شے وہیں ہے جسکی ضرورت جہاں بھی ہے
قدغن تو ہے کہ خلق کے منہ میں زباں بھی ہے بے اذن دے صلاح کسی میں یہ جاں بھی ہے
کچھ رائے کی نہ سعی و سفارش کی بات ہے
تقویمِ عدل پر سفرِ کائنات ہے

(۱۴)

شیطان ہُوا خُدا کے اسی عدل کے خلاف ہر چند تھا خدا کی خدائی کا اعتراف
آدمؑ کو سجدہ کرتے اُکھڑتی تھی اس کی ناف مٹّی ہے پست آگ سے کہتا تھا صاف صاف
روحانیوں میں بود سے نابود ہو گیا
قائل ہوا نہ عدل کا مردود ہو گیا

(۱۵)

مٹّی کے کیا خواص ہیں اس پر نظر نہ تھی مٹّی کی گود میں ہے عناصر کی زندگی
مٹّی کے دل میں آب کی سیرت سما گئی صورت پہ عطر و رنگ چھڑکتی ہوا چلی
تاثیرِ نار خاک سے یوں ہمکنار ہے
باغ و بہار یہ چمنِ روزگار ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

روحانیوں میں علم کا جب امتحاں ہوا بزمِ ملائکہ میں عزازیل بھی تو تھا
خاصانِ حق کا نام نہ کوئی بتا سکا سہرا رسا جواب کا آدمؑ کے سر رہا
وہ اوّلیں سراغ دبستانِ علم کا
روشن ہُوا چراغ دبستانِ علم کا

(۱۷)

اس روشنی میں کھولی جو اللہ کی کتاب کنزِ خفی کی ہوگئی مفتاح دستیاب
شہر رسولؐ سجنے لگا کُھل گیا جو باب علم و ادب کی شاخ چمیلی کہیں گلاب
خوشبو اُڑی جو ذہن کے دارالسّلام سے
بکھری شمیمِ علمِ لدنّی کلام سے

(۱۸)

ماضی و حال خلق کا سب ہے نگاہ میں ہلچل مچی ہے علم کی آماجگاہ میں
کالج بھی یونیورسٹیاں بھی ہیں راہ میں ہے عینؑ علم کی بھی کسی درسگاہ میں
کورے ہیں پھر بھی علم کے دعوے بڑے بڑے
اب جہل کے بھی باپ ہیں بوجہل سے بڑے

(۱۹)

وہ علم جس سے اِذنِ شفاعت ملا کرے دولت ہے اس کی جس کو کرامت خُدا کرے
کس کو علیم شافعِ روزِ جزا کرے ہے کون شہرِ علم جسے کبریا کرے
دے کس کو علم اہل کا وہ جانکار ہے
کام اپنا چاہے جیسے کرے کردگار ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

ہر برتر و بلند سے بالا ہے کردگار سب پست ہیں علی ہے تعالیٰ ہے کردگار
شاہ و گدا کا پالنے والا ہے کردگار محکومِ سب ہیں، حاکمِ اعلیٰ ہے کردگار
شہری نہ مارے مارے پھریں گاؤں گاؤں میں
ارض و سما بسا لئے کرسی کی چھاؤں میں

(۲۱)

کرسی کہ بے نیاز کی کرسی کہیں جسے دائم کی جلوہ گاہ دوامی کہیں جسے
عالم کے نورِ علم کی شاہی کہیں جسے بارِ قدم سہارنے والی کہیں جسے
پھیلا تمام علم کی شاہی کا نور ہے
کرسی نگاہِ عینِ الٰہی کا نور ہے

(۲۲)

کچھ اس پہ کائنات کی وسعت گراں نہیں کون و مکان کا نظم و نظامت گراں نہیں
آساں ہے کاروبارِ حکومت گراں نہیں دونوں جہاں کی اس کو حفاظت گراں نہیں
بے روک ٹوک سب پہ نظر مستقیم ہے
وہ کل کا بادشاہ علیؑ العظیم ہے

(۲۳)

آگے ہے اب عظیم ولایت کا اختیار رحمت کہیں کہیں ہے جلالت بروئے کار
دھمکی بھی ہے سزا کی جزا کا بھی چاؤ پیار اک سمت ذکرِ نور ہے اک سمت ذکرِ نار
ھُم فیھا خالدون سے سہمے ٹھٹک گئے
بس آیۂ عظیم پہ کچھ لوگ رُک گئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۴)

کہتے ہیں ذکر آیۂ کرسی میں کیوں ہو طول　　اس تذکرے میں حمدِ خدا کے کھلے ہیں پھول
اس سے ثنائے رب کی سعادت کا ہے حصول　　احکامِ دیں کا اس میں نہیں ہے کہیں نزول
ہے اور کچھ جو دین میں اکراہ کی ہے بات
کیوں طول دیجئے کہ یہ اللہ کی ہے بات

(۲۵)

اللہُ لا الٰہ تو پڑھتے ہیں بالیقیں　　اللہُ لا الٰہ پہ پھر بھی یقیں نہیں
ہے دل ہی بے چراغ نظر آئے کیسے دیں　　اللہُ لا الٰہ جہاں دین بھی وہیں
اسلام کے اساس کی تلقین کی ہے بات
اللہُ لا الٰہ فقط دین کی ہے بات

(۲۶)

آغاز غور و فکر کے قابل ہے یا نہیں　　توحید کے پیام کا حامل ہے یا نہیں
یہ لا الٰہ رہبرِ منزل ہے یا نہیں　　کلمہ تمام دین کا حاصل ہے یا نہیں
آزادیوں کی قوس و قزح لا الٰہ میں
الّا ھُوَ کا جلوۂ رنگیں نگاہ میں

(۲۷)

ذکرِ عظیم تک تو جمالی ہیں آیتیں　　بعد اس کے پھر تمام جلالی ہیں آیتیں
احکام سے تو آگے بھی خالی ہیں آیتیں　　ایماں کے قد کو ناپنے والی ہیں آیتیں
تا خالدون آیۃ کرسی جو پڑھ گیا
اللہُ لا الٰہ پہ ایمان بڑھ گیا

Scanned with CamScanner

(۲۸)

طے ہو گیا کہ دینِ خدا دینِ لا الٰہ　　وہ دیں محمدؐ عربی جس کے سربراہ
بچپن سے آدمی کی شرافت پہ تھی نگاہ　　کافر سماج میں وہ سلامت روی کی راہ
قضیوں کے فیصلوں میں سریع الاثر ہوئے
صادق ہوئے امین ہوئے معتبر ہوئے

(۲۹)

اب مرحلہ قریب تھا اعلانِ عام کا　　جھولے میں پل رہا تھا جو بچّہ تھا کام کا
اسلام منتظر تھا ادب سے امامؑ کا　　طالب نبیؐ تھا ایک علیہ السّلام کا
دینِ خدا کی پشت پناہی کے واسطے
درکار اک رجل تھا گواہی کے واسطے

(۳۰)

دعوت سے ذوالعشیرہ کی بزمِ غدیر تک　　ہر جا علیؑ بجائے محمدؐ درایں چہ شک
واقف ہیں عزمِ نصرتِ حق سے زمیں فلک　　دینِ خدا کی چاہ کے شاہد سما سمک
تھا مسئلہ نہ دشت نہ دریا نہ چاہ کا
بیرالالم سے شور اُٹھا لا الٰہ کا

(۳۱)

تحریر تھا نبیؐ کے مقدر میں یا علیؑ　　میداں میں دی صدا تو کہا گھر میں یا علیؑ
بھرتے رہے جہاد کے تیور میں یا علیؑ　　بدر و اُحد میں خندق و خیبر میں یا علیؑ
بعثت میں دی زباں تو زباں پر وصال تک
دم دم علیؑ علیؑ رہا تیئیس سال تک

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۲)

ازبر علیؑ کو بھی رہی پہلی قرارداد راتوں کی جاں نثاریاں ہیں شعب کو بھی یاد
پرحول شب بجائے نبیؐ خواب شاد شاد تاریخ کی زباں پہ ہے ایسا کیا جہاد
نام آورانِ کفر کو کلمہ پڑھا دیا
عالم میں لا الہٰ کا ڈنکا بجا دیا

(۴۳)

مانندِ رزم، بزم کی جلوہ گری بھی ہے در ہیں تو شہرِ علم کی آسودگی بھی ہے
محراب میں نماز بھی ہے روشنی بھی ہے محتاج کی رکوع میں حاجت رسی بھی ہے
دامانِ حُسن لعل و جواہر سے بھر دیا
اسلام کا چمن گل و گلزار کر دیا

(۴۴)

اسلام کو دیئے ہیں پیمبرؐ نے کچھ سبق تاریخ بن گئے ہیں احادیث کے ورق
حق پیروِ علیؑ ہے علیؑ رہنمائے حق ایمانِ کل ہے ذات گرامی پہ منطبق
بولے جو حق کہ بولتا قرآن ہے علیؑ
قرآں کہے کہ دین ہے ایمان ہے علیؑ

(۴۵)

ایماں کی کہیئے ایسے علیؑ سے بھی دشمنی عاشق نبیؐ کے نفسِ نبیؐ سے بھی دشمنی
اللہ سے بھی پیار ولی سے بھی دشمنی بُت سے بھی بیر بُت شکنی سے بھی دشمنی
انجام ہے بُرا جو کسی کا بُرا ہے کام
یہ بُغضِ اہلبیت تو طاغوت کا ہے کام

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

ایمانِ کل ولائے یداللہ کی ہے بات
بغضِ یدالٰہی کسی گمراہ کی ہے بات
اب نیک و بد تو اپنی چُنی راہ کی ہے بات
کچھ جبر کی نہ دین میں اِکراہ کی ہے بات
نیکی کا بھی بدی کا بھی انجام کار ہے
مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے

(۳۷)

اللہ نے غدیر میں اک فیصلہ دیا
ہے تو خبر علیؑ کو پیمبرؐ نے کیا دیا
اپنی طرح خدائی کا ولی بنا دیا
بخِ لک کے شور نے گردوں ہلا دیا
یہ شور کہہ رہا ہے کرامت کی بات ہے
لگتا ہے کچھ ولیِّ حکومت کی بات ہے

(۳۸)

طاغوت چونکے خود کو سمجھتے تھے جو ولی
چھپتی نہ تھی دلوں میں مچی تھی جو کھلبلی
کس منصبِ جلیل پہ فائز ہوئے علیؑ
امّت ہوئی نبیؐ سے منغّض خفی جلی
سوئے ادب کا رنگ تھا طرزِ کلام میں
روڑے اٹک رہے تھے نبوّت کے کام میں

(۳۹)

برہم تھے کچھ علیؑ سے بزرگوں کی یاد میں
جن کے عزیز قتل ہوئے تھے جہاد میں
منصب پرست کچھ تھے سرشت و نہاد میں
دیکھا بنی امیہ نے اپنے مفاد میں
اچھے برے ملے تو سبھی نیک ہو گئے
بغضِ ابو تراب میں سب ایک ہوگئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۰)

طاغوت کے وہیں تھے مگر منکرین بھی   اللہُ لا الہٰ کے اہلِ یقین بھی
راہ خدا کا عزم بھی کاندھے پہ دین بھی   حاصل انہیں تمسکِ حبلُ المتین بھی
اللہ کی تو سب پہ نظر مستقیم ہے
سنتا ہے باخبر ہے سمیعُ العلیم ہے

(۴۱)

اللہ ہی ولی ہے جو غیب و حضور میں   لاتا ہے مومنین کو ظلمت سے نور میں
تھے کچھ ولی بھی اہل فساد و فتور میں   جو لوگ ساتھ اُن کے ہوئے مکرو زور میں
دن سے اندھیری رات کی جانب چلے گئے
ظلمات کی طرف انہیں طاغوت لے گئے

(۴۲)

طاغوتیوں نے دن کو شبِ تار کر دیا   جینا رسولؐ زادوں کا دشوار کر دیا
تاراج اہلبیت کا گلزار کر دیا   شبیرؑ کا گلا تہِ تلوار کر دیا
شہہ رگ تو کٹ چکی تھی شہِ مشرقین کی
گودی میں ماں کی ڈھل گئی گردن حسینؑ کی

(۴۳)

سجدہ حسینؑ یوں تہِ شمشیر کر گئے   معراج پر نماز کی تقدیر کر گئے
بالفعل لا الہٰ کی تفسیر کر گئے   الّا ھُوَ کو خون سے تحریر کر گئے
لوحِ جہاں پہ کہف کا سورہ رقم ہوا
سجدہ جبیں کے ساتھ سناں پر علم ہوا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۴)

یہ کربلا یہ ظلم و تعدّی کا ماجرا ہے سب کا سب یزید لعیں کا کیا دھرا
لائے تھے شاہ گلشنِ زہرؑا ہرا بھرا تاراج کر دی سبط نبیؐ کی حرم سرا
لوٹا ہُوا اجاڑا ہُوا گھر جلا دیا
امّت نے یہ نبیؐ کو صلہ برملا دیا

(۴۵)

آلِ رسولؐ اور اسیری کی سختیاں شہزادیوں کے شانے کہاں ریسماں کہاں
بے گور و بے کفن ہے پدر زیرِ آسماں بیٹا جوان پہنے ہوئے دوھری بیڑیاں
جو سانس بھی نہ طوق کے کانٹوں سے لے سکے
وہ کیا کرے جو باپ کو مٹّی نہ دے سکے

(۴۶)

گرمی میں در بدر حرمِ سیّدُ البشرؐ وہ اونٹ بے کجاوؤں کے وہ سرعتِ سفر
اطفال ہوتے جاتے ہیں گر گر کے مختصر وہ رنگِ انقلابِ زمانہ کہ الحذر
بلوے میں سر کھلے ہے نواسی رسولؐ کی
محتاجؑ اِک رِدا کو ہے بیٹی بتولؑ کی

(۴۷)

جور و جفا کی رسم جہاں میں نہیں جدید تا کربلا ، سقیفہ نبی ساعدہ رسید
آل نبی پہ کتنے مظالم ہوئے شدید کچھ شک نہیں بزمرۂ طاغوت ہے یزید
اصحابِ نار ہیں جو شریک یزید ہیں
ھُم فیھا خالدون ولی تا مرید ہیں

شفق۹

لا اِکراہ فی الدِین

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۸)

محشر میں بابِ عدل پہ آئی ہیں سیّدہؑ گودی میں لاشِ اصغرِ بے شیر و تشنہ
دامن میں دست و بازوئے عباسؑ باوفا کہتی ہیں آج روزِ عدالت ہے یا خدا
باغِ فدک کی داد نہیں چاہئے مجھے
مالک مرے شہیدوں کا پُرسہ تو دے مجھے

(۴۹)

رودادِ کربلا نہ سناؤں گی میں تجھے دیکھے ہیں تو نے سب وہ قیامت کے واقعے
عادل کرے گا وہ جو تقاضے ہیں عدل کے لیکن غمِ حسینؑ کی خیرات مجھ کو دے
ہاں وعدۂ شفیعۂ محشر نباہ دے
اہلِ عزا کو آج کے غم سے پناہ دے

(۵۰)

مالک مرے شہیدوں کے یہ سوگوار ہیں ماتم کی ترسی لاشوں کے ماتم گسار ہیں
زخمی تنوں پہ ان کے ہی آنسو پھوہار ہیں ان رونے والی آنکھوں کے ہم قرضدار ہیں
ان رونے والی آنکھوں کو اب کوئی غم نہ ہو
اعزاز رونے والوں کا اللہ کم نہ ہو

(۵۱)

بس اے آثر کہ بابِ عدالت پہ کیا کہوں آنسو تھمیں تو واقعۂ کربلا کہوں
لازم ہے میں کچھ اور نہ اس کے سوا کہوں توفیق دے مجھے کہ نیا مرثیہ کہوں
چرچے رہیں وفا کے گزر جائے زندگی
ماحول میں عزا کے گزر جائے زندگی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بقیہ تبصرہ از جعفر حسین خان صاحب

نعمات اور دفع آفات و بلیات کے لئے آیۃ الکرسی کا ورد کیا جاتا ہے اور تیسری اہم بات یہ کہ بخوبی پہچانیں کہ طاغوت کون ہیں عروۂ وثقی کون ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے طاغوت کا انکار کیا اور عروۂ وثقی سے متمسک رہے کون ہیں منزل تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے لیکن صحیح راستہ منزل سے لگن رکھنے والے کے لیے منزل تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اللہ تعالٰی فرماتا ہے وابتغوا الیہ الوسیلہ اس کی طرف جانے والی راہ تلاش کرو۔

میں معنوی اور استدلالی خوبیوں سے لطف اندوز ہوتا رہا مرثیے میں بے پناہ ادبی خصوصیات ہیں۔ اختصار کے پیش نظر ان کی طرف متوجہ نہ ہوسکا گزارش ہے کہ آپ پڑھ کر دیکھیں مرثیہ خود اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے ع۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے اللہ لا الٰہ الا ہو۔ سے میری دعا ہے کہ وہ موصوف کی نکتہ رسی جدت طرازی اور ندرت بیانی میں روز افزوں اضافہ فرمائے۔ آمین

الاحقر

جعفر حسین خان

اسی مرثیہ کے بارے میں جناب نجف علی ساغر کے تبصرہ سے اقتباس

مصائب کا جو تسلسل مرثیے کو اپنی گرفت میں لیے ہے اس وقت کے مرثیہ نگاروں میں بہت کم دیکھنے میں آیا ہے حسینؑ کے نانا سے عرض کروں گا کہ آپ مدینۃ العلم ہیں حسین کے صدقے میں اثر صاحب کے علم میں فروانی ہوتی رہے اور اس کے ساتھ

تیرے شہرِ علم کا میں بھی گدا ہوں یا رسول میرے بھی کشکول میں تھوڑی سی اس چوکھٹ کی دھول

مداح آل رسولؐ

ساغر نقوی

Scanned with CamScanner